بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتے نے بکرے کے کان کو کاٹ لیا تو قربانی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرے گھر ایک بکرا ہے، جس کے آدھے کان کو لمبائی میں میرے کتے نے کاٹ کر جدا کردیا ہے، توکیا اس کی قربانی ہوجائے گی؟

جواب

مذکورہ صورت میں بکرے کے کان کے جس آدھے حصے کو لمبائی میں، کتے نے کاٹ کر جدا کردیا ہے، اگروہ پورے کان کے ایک تہائی (تیسرے حصہ) سے زیادہ ہے، تواس کی قربانی نہیں ہوسکتی، اوراگرتہائی کے برابر، یااس سے کم ہے، تواس کی قربانی ہو توجائے گی، مگرمکروہ ہوگی، بہتریہ ہے کہ قربانی کا جانورتمام ظاہری عیوب سے پاک ہو۔ جامع الصغیرمیں ہے"وان قطع من الذنب اوالاذن او الالیۃ الثلث اواقل اجزاہ وان کان اکثرلم یجز"ترجمہ: اگرجانورکی دم یاکان یاچکی کاایک تہائی یااس سے کم حصہ کٹا ہواہو، تواس کی قربانی جائزہے اوراگرایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹا ہو، تواُس کی قربانی جائزنہیں ہے۔ (الجامع الصغیر، کتاب الذبائح، ص473، عالم الکتب، بیروت)

فتاوٰی ہندیہ میں ہے"تجزی الشرقاء وھی مشقوقۃ الاذن طولا، والمقابلۃ ان یقطع من مقدم اذنھا شیء ولا یبان بل یترک معلقا، والمدابرۃ ان یفعل ذلک بمؤخرالاذن من الشاۃ، وماروی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نھی ان یضحی بالشرقاء والمقابلۃ والمدابرۃ والخرقاء فالنھی فی الشرقاء والمقابلۃ والمدابرۃ محمول علی الندب وفی الخرقاء علی الکثیر علی اختلاف الاقاویل فی حدالکثیر"ترجمہ: شرقاکی قربانی جائزہے، اوریہ ایسی بکری ہے، جس کے کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں، اورمقابلہ (کی قربانی بھی جائزہے اوریہ) ایسی بکری ہے، جس کے کان کا اگلا حصہ کچھ کٹا ہو، لیکن جدانہ ہو، بلکہ لٹکا ہواہو، اورمدابرہ (کی قربانی بھی جائزہے اوریہ) ایسی بکری ہے، جس کے کان کا پچھلا حصہ اسی طرح کٹا ہو، اورجو حدیث مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شرقا، مقابلہ، مدابرہ، اورخرقاکی قربانی سے منع فرمایاہے، توشرقا، مقابلہ اورمدابرہ میں یہ نہی استحباب پہ محمول ہے، اورخرقامیں کان زیادہ کٹے ہونے پر محمول ہے، اورزیادہ کی حدمیں اقوال مختلف ہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد5، ص368، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے"واعلم أن الکل لا یخلو عن عیب، والمستحب أن یکون سلیما عن العیوب الظاهرة، فما جوز ههنا جوز مع الکراهة"ترجمہ: اور جان لو کہ تمام جانور عیب سے خالی نہیں ہوتے اور مستحب یہ ہے کہ جانور تمام ظاہری عیوب سے پاک ہو، تو جسے یہاں جائز قرار دیا ہے وہ کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج9، ص536، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تعالی عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: "قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔۔۔۔ اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں، یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو، ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو، تو جائز ہے۔" (بہار شریعت ج3، ص341، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5056

تاریخ اجراء: 15ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/01جون 2026ء